ہندوستان بھر میں تبلیغ اسلام کے اہم کام کو سکھوں اور آریوں میں کرنیوالا واحد اور اکیلا اخبار۔ رجسٹرڈ ایل نمبر ۶۰۰

رجسٹرڈ ایل نمبر ۶۰۰

AMRITSAR DELK JAN

25 JUN 17 ILLINOIS NEW YORK

مقاصد

(۱) اسلام کی خوبیوں اور
پر اسکی فضیلت بیا
(۲) آریوں اور عیـ
(۳) الزامات
سے بدلائل
(۴) حضرت
کو سکھ
اسلام کو
(۵) گو

روپیہ ششماہی پیشگی
ازی قیمت صہ
کے سرپرستوں
گے اسکے علاوہ جو
رہوگا

یھدی اللہ نورہ من یشاء

نور

قادیان دارالامان سے ۱۵ کو شائع ہوتا ہے

جون ۱۹۱۷ء

KHILAFAT LIBRARY

جلد ۵ | ایڈیٹر شیخ محمد یوسف سابق سورن سنگھ و دوان! | نمبر ۱۵

شذرات

قرآن مجید کے گورمکھی ترجمہ کے لئے پانصد کا وعدہ یقیناً

یہی خواہان ملت اس امر کو کمال طمانیت سے سنینگے۔ کہ ہمارے مکرم و معظم بزرگ ملک مولا بخش صاحب رئیس گورائی جو اشاعت اسلام کے لئے اپنے پہلو میں ایک دردمند دل رکھتے ہیں میں نے قرآن مجید کے گورمکھی ترجمہ کی پچیس کاپیاں پانصد روپیہ میں خریدنی منظور فرمائی ہیں۔ جناب ملک صاحب پیشگی دینے کے لئے آمادہ تھے۔ مگر خاکسار ایڈیٹر نور جو اس طرح قبل از وقت پبلک کے روپیہ کو ہاتھ لگانا بچھو اور سانپ کے مس سے بھی زیادہ خطرناک سمجھتا ہے۔ اس لیے میں نے اپنے بزرگ دوست کی خدمت میں صاف صاف عرض کر دیا۔ کہ کاپیاں دینے کے بعد آپ سے روپیہ وصول کیا جائیگا۔ اس سے قبل نہیں۔ اگرچہ طبع ترجمہ کے لئے روپیہ کی اشد ضرورت ہے۔ مگر میں اس تکلیف سے گذرنا آسان سمجھتا ہوں بہ نسبت ان تکالیف کے جو ایسے معاملات میں بعض دوستوں کیطرف سے ایک یا دوسرے رنگ میں ظاہر ہوتی ہیں اس لیے ہم نے سب دوستوں کی خدمت میں یہی عرض کیا ہے کہ وہ جلد سے جلد اپنی پیشگی درخواستیں بھجوا دیں جب پانصد درخواستیں دفتر نور میں پہنچ جائینگی۔ تو ترجمہ فی الفور مطبع میں چھپنے کے لیے بھیجدیا جائیگا۔ اس وقت تک سابقہ ۱۸۷ + آج ۲۵ کل ۲۱۲ درخواستیں وصول ہوئیں ہیں۔ ابھی تک ۲۸۸ کی کمی ہے۔ دوست ہمت کریں۔ تاکہ ترجمہ طبع کے لیے مطبع میں بھیجدیا جاوے۔

ملک صاحب مکرم کو نور کے مشن اور اس کی اہم اغراض جو وہ تمام ہندوستان میں سکھوں اور آریوں میں اشاعت اسلام کا واحد ذریعہ ہو کر ایک عظیم الشان قومی فرض کو تن تنہا کر رہا ہے۔ ملک صاحب خاکسار کے اس اہم کام کو شروع سے ہی عزت کی نگاہ دیکھتے چلے آئے ہیں۔

چنانچہ تقریباً تین چار سال کا عرصہ ہوا۔ کہ ملک صاحب مکرم نے ۵۰۰ امانت نور کے لیے بھیجے تھے۔ اور ہم نے تقریباً اسی قدر رقم اپنی گرہ سے ملا کر دو روح مادہ کی ازلیت ..... کا رد" نامی ٹریکٹ چھاپ کر آریوں میں مفت تقسیم کیا جس نے آریہ دوستوں میں ایک خاص ہل چل ڈالدی۔ اگر ملک صاحب مکرم کی طرح دو چار دردمند دل قرآن مجید کے گورمکھی ترجمہ کے لیے آگے بڑھیں۔ تو ایک ہفتہ کے اندر اندر ہی قرآن مجید کا گورمکھی ترجمہ طبع کے لیے مطبع میں پہنچ سکتا ہے۔ خدا ہمارے دوستوں کو اس کار خیر میں حصہ لینے کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرماوے۔ آمین

حضرت مسیح موعود کا ذکر گرنتھ اور جنم ساکھی میں

بے نظیر ٹریکٹ جس میں گرنتھ اور جنم ساکھی کے متعدد حوالجات سے یہ اظہر کیا گیا ہے۔ کہ اس فیج اعوج کے

اسلامیہ سٹیم پریس لاہور میں بتام حافظ فضل الدین شیخ محمد یوسف نے چھپوا کر قادیان سے شائع کیا۔

کے زمانہ میں جو خدا کا سچا پیارا بھگت ہوگا۔ وہ زمینداروں کے خاندان سے ہوگا۔ اور تعصبی بٹالہ میں ظاہر ہوگا۔ وہ صرف بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے اکٹھا کرنے کے لیے نہیں آئیگا۔ بلکہ وہ تمام دنیا کے لیے مسیح ہوگا۔ وہ صرف ایک خدا پر توکل رکھیگا۔ دعاؤں پر بہت زور دیگا۔ اور ایک اپنے خطرناک دشمن کو دعاؤں سے ہی ہلاک کریگا۔ غرضیکہ یہ ٹریکٹ کیا ہے۔ مجھوکہ حضرت مسیح موعود کی صداقت کی ناممکن الجرح شہادت ہے۔ جو اغیار کی کتب سے پیش کی گئی ہے یہ سچی گواہی نا صرف گورنمنٹی دوستوں پر ہی اتمام حجت کا ذریعہ ہے بلکہ غیر احمدیوں عیسائیوں اور موسائیو آریوں غرضیکہ کل مذاہب پر ایک حجت قاطع ہے دعا اور خواہش ہے کہ دوست کثرت کے ساتھ اسے دفتر نور سے خرید کر سکیں صاحبان خصوصاً اور دیگر ادیان میں عموماً اس بہتات سے تقسیم کریں۔ کہ کوئی پڑھا لکھا آدمی اس سے خالی نہ رہے۔

۲۲×۱۸ کے ۸ صفحات کا ٹریکٹ ہے۔ کاغذ نہایت اچھا۔ ٹائپ گورنمنٹی نہایت اعلےٰ۔ آپ جانتے ہیں کہ آج کل کاغذ نہایت گراں ساماں طبع نہایت مہنگا مگر محض اس لیے کہ اس مفید ٹریکٹ سے کوئی گورنمنٹی پڑھا لکھا خالی نہ رہے۔ چالیس ٹریکٹوں کی قیمت صرف ایک روپیہ ہے۔ دوست جلد درخواستیں بھیجیں ملنے کا پتہ مینیجر اخبار نور قادیان ضلع گورداسپور۔

کہوجی کون دھرم ہے۔ مباحثہ کاٹھ گڑھ میں احمدیہ جماعت کے مقابلہ میں آریہ دوستوں کو جس صفائی سے چاروں چھانے چت گرنا پڑا وہ اس قابل تھا کہ ہمارے آریہ دوست اس مباحثہ کا نام تک نہ لیتے مگر ہم آریہ دوستوں کے استقلال اگر بجائے اسے کچھ اور کہنے کے استقلال کہا جاسکے کی داد دیتے ہیں کہ انہوں نے اپنی اخبارات میں اس "ہار" کے اسطرح "ہار" پروئے کہ موسم ہار بھی آنسو بنکے ہار پرونے لگا۔ پیارے مترو اگر اسی طرح تمہاری فتح اور جیت ہوتی ہے تو یہ فتح تمہیں مبارک ہو۔ مگر آپ کی فتح کا تھوڑا سا نمونہ ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔ خاکسار ایڈیٹر نور کے متعلق جو آپ نے سرتاپا خلاف گوئی اور مغالطہ دہی سے کام لیا ہے وہ دھرم کی جے دھرم کی جے کا نعرہ بلند کرنے والوں کی شان سے کوسوں دور ہے۔ اس امر سے کون انکار کرسکتا ہے۔ کہ جب مسٹر وگیان بھکشو نے ویدوں کے عالم گیر ہونے دوچال براہاں کا ملہ بیان کیں۔ کہ ویدوں میں سوسائٹیاں بنانا لکھا ہے۔ ویدوں میں سن بلوغت کے پہنچنے پر شادی کرنا لکھا ہے ویدوں میں سندھیا کرنی لکھی ہے وغیرہ وغیرہ۔

اپنی باری پر جب خاکسار ایڈیٹر نور نے وید مقدس کے چہرہ سے نقاب اتارا تو ایک عالم انگشت بہ دہان ہو کر دنگ رہ گیا اور تمام پنڈال عش عش کر اٹھا اور اپنی باری میں مسٹر وگیان بھکشو نے جب بولنا شروع کیا۔ تو صدر جلسہ سردار بختاور سنگھ فوراً بھانپ گیا کہ مسٹر وگیان بھکشو اپنے دعوے میں بالکل کمزور ہے اور مسٹر وگیان بھکشو آدھ گھنٹہ میں مشکل دس منٹ ہی بول سکا۔ تو سردار بختاور سنگھ نے محض مسٹر وگیان بھکشو کی حالت پر رحم کھاکر اور اسے آنے والی ندامت سے بچانے کے لیے یہ کہا کہ مجھے کچھ ضروری کام ہے اس لیے میں جاتا ہوں چنانچہ اس کے متعلق سردار صاحب کی اصلی تحریر کا عکس دیا جاتا ہے۔ آپ عکس کو شروع کالم میں ملاحظہ فرماویں گے۔ کیونکہ یہاں جگہ کم تھی۔ وہاں چسپاں کیا گیا ہے۔

دوبین بوجہ ضروری کام کے پریذیڈنٹی کے فرض کو زیادہ دیر تک پورا نہیں کرسکتا ہوں۔ اور ہر دو پارٹیاں مناسب پریذیڈنٹ چن نہیں سکتی ہیں (ہماری طرف سے یہ کہا گیا تھا۔ کہ جسکو آریہ سماج پریذیڈنٹ مقرر کرے ہمیں وہ منظور ہے۔ مگر آریہ دوستوں نے مباحثہ کو جاری رکھنے سے قطعی انکار کردیا۔) اس لیے جلسہ اس وقت ۱½ بجے شام کے بند کیا گیا۔ ۱½ ہ بختاور سنگھ دستخط بحروف انگریزی

مگر ہم قرباں جائیں اپنے آریہ دوستوں کے کہ انہوں نے اس دھبہ کو کس خوبصورتی سے

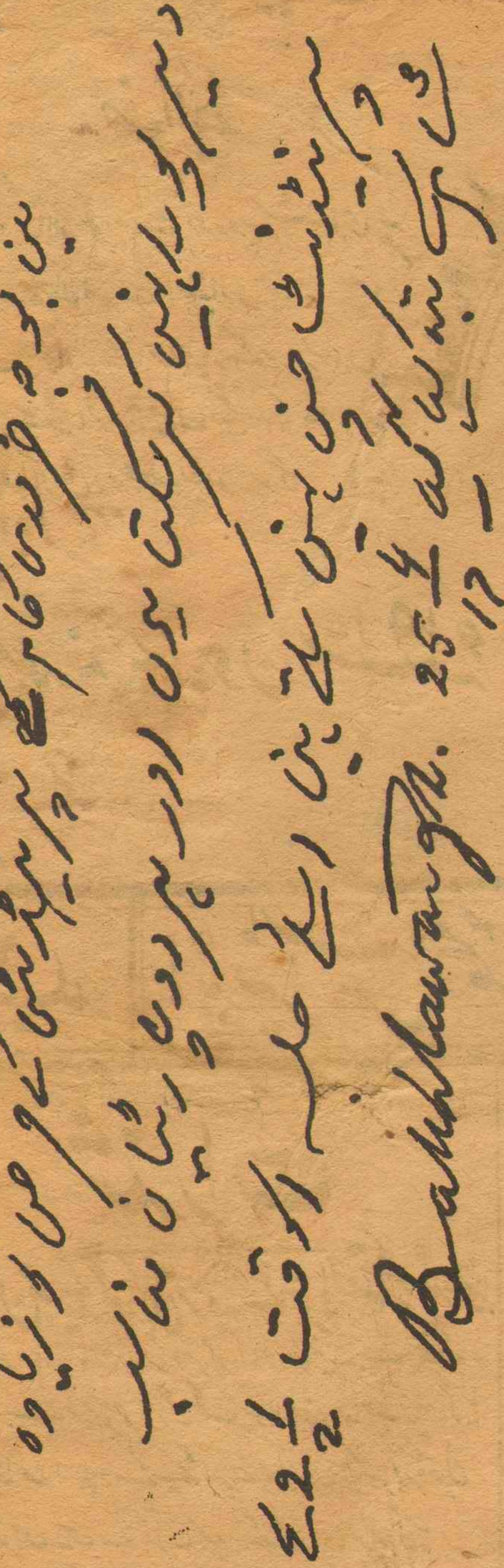

KHILAFAT LIBRARY

چھپایا۔

جس سے سوامی دیانند صاحب کے اس ارشاد مبارک کی کماحقہ تصدیق ہوتی ہے۔

اگر مخالفوں کو دھوکہ دینے جیت ہوتی ہو۔ تو ایسا ہی کرنا چاہیے۔ ستیارتھ طبع دوم صفحہ ۹۱

کہوجی کون دھرم ہے؟

سیالکوٹ کا جلسہ۔ ۲۶۔ ۲۷۔ مئی کو سیالکوٹ میں جلسہ تھا۔ خاکسار ایڈیٹر نور کی تقریر

سکہ ازم پر تھی۔ علاوہ اس کے مولوی شیر علی صاحب حافظ روشن علی صاحب شیخ عبدالرحمن صاحب چوہدری فتح محمد صاحب چوہدری ظفر اللہ خان صاحب میر قاسم علی صاحب اور حکیم خلیل احمد صاحب کی تقریریں بھی تھیں۔ خاکسار کے لیکچر کے بعد سردار کرتار سنگھ صاحب جو اپنے آپ کو سکرٹری خالصہ ٹریکٹ سوسائٹی چوہڑکانہ اور اپدیشک سکھہ دھرم بتلاتے تھے نے مباحثہ کے لیے وقت مانگا۔ جو خندہ پیشانی سے دیا گیا خاکسار ایڈیٹر نور نے اپنے لیکچر میں کمال وضاحت اور صراحت سے اس امر کو ظاہر کیا تھا۔ کہ حضرت باوا نانک رحمتہ اللہ علیہ توحید۔ نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ کے بدل و جان قائل تھے۔ سردار صاحب نے اپنے وقت کھڑے ہو کر کہا کہ شری گورو نانک صاحب۔ تو قیامت اور پلصراط کے بھی قایل ہیں۔ وہ مسلمان کیسے ہوئے جس کے لئے سردار صاحب کا شکریہ ادا کیا گیا اور بتلایا گیا کہ قیامت اور پلصراط اسلام کے ہی عقاید ہیں۔ ہندو اس کے مقابل میں تناسخ کو مانتے ہیں۔ جسپر سردار صاحب ششدر رہ گئے۔ اپنے اور بیگانے پکار اٹھے کہ احمدیوں کو سکھہ صاحبان پر نمایاں کامیابی ہوئی۔ ذالك فضل الله

سکہ دھرم میں مساوات

پر معزز ہمعصر لائل گزٹ اس موضوع ۲۷ مئی کے اشو میں ۲½ صفحات کا قابل قدر لیڈر لکھا ہے۔ کہ سکہ دھرم میں مساوات کی بے نظیر تعلیم ہے ہمیں بھی اس سے انکار نہیں ۱۹۱۳ء میں خاکسار ایڈیٹر نور نے بھی اس موضوع پر ۴ صفحات کا ایک لیڈر لکھا تھا۔ جسے ہمارے معزز دوست سردار امر سنگھ صاحب نے اپنے اخبار کے لیڈنگ کالموں میں جگہ دی تھی۔ اس میں شبہ نہیں کہ سکہ گرنتھوں میں مساوات ضرور ہے۔ مگر افسوس ہے کہ سکہ صاحبان میں مساوات پائی جاتی۔ ممکن ہے اب نہ ہو مگر آج سے چار پانچ سال پہلے کی بات ہے کہ جب دربار صاحب امرتسر میں کڑاہ پرشاد (حلوہ) تقسیم کرنے کا وقت آتا تھا۔ تو سنت لکھبیر سنگھ نو سکہ کو دربار سے اٹھا دیا جاتا تھا۔ یہ تو ایک کھلی ڈلی بات ہے کہ سنت لکھبیر سنگھ جو سکہ صاحبان میں عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اس کے بچونکوں کو جو سکہ ہیں تا حال رشتے نصیب نہیں ہوئے غرضیکہ جو بھی غیر ادیان سے سکہ مذہب میں داخل ہوا ہے اسے رشتہ ناطہ کیطرف سے صاف جواب ملتا رہا ہے ایڈیٹر لائل گزٹ کو یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ خالی گڑ گڑ کہنے سے کبھی کسی کا منہ میٹھا نہیں ہوا جب تک اسکی زبان اسکی لذت کو محسوس نہ کرے اسیطرح محض مساوات مساوات کا آوازہ کسنے سے ہی مساوات نہیں آجاتی جب تک عملیات سے اس کا ثبوت نہ ملے ہاں اس وقت اس نیل گوں آسمان کے نیچے صرف ایک اور ایک ہی مذہب ایسا ہے۔ جو درحقیقت بنی نوع انسان کو مساوات دے سکتا ہے جسکا نام اسلام ہے۔ چونکہ اس کے لیے بزرگان اسلاف کے عملی نمونوں کی ضرورت ہے۔ جو سوائے اسلام کے دیگر ادیان میں نایاب ہیں۔

KHILAFAT LIBRARY

آریہ پنڈت کی آریہ سماج سے علیحدگی

۔ یہ ایک تعجب و حیرت کی بات ہے کہ آئے دن کوئی نا کوئی پنڈت آریہ سماج سے علیحدگی اختیار کرتا رہتا ہے پچھلے سال سوامی ہردیال آریہ سماج سے علیحدہ ہوا اس کے بعد پنڈت راج نرائن اس کے بعد سہراب پنڈت وکھلا نند جو آریہ سماج کا ایک زبردست لیکچرار اور سنسکرت کا زبردست عالم ہے نے آریہ سماج سے علیحدگی اختیار کی یہ ایک حیرت کی بات ہے۔ کہ کیوں آئے دن آریہ سماجی پنڈت آریہ سماج سے علیحدگی اختیار کر رہے ہیں اور آریہ دھرم کے اصولوں کو خیرباد کہکر دیگر اصولوں کی پیروی کو ترجیح دیتے ہیں۔ پھر لطف کی یہ بات ہے۔ کہ یہ علیحدہ ہونے والے ہر ایک آریہ پنڈت کو ہمیشہ کے لیے چیلنج بھی دے رہے ہیں۔

میں اس خوشی میں نور کیلئے خریدار دیتا ہوں

۔ جناب نادر خاں صاحب احمدی پنشنر سرکال کر سے لکھتے ہیں کہ کرمی معظمی اخویم شیخ محمد یوسف صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہٗ۔

جناب کی مخلصانہ اور دردبھری دعاؤں نے مقدمہ معلومہ کو نہایت شاندار نصرت کے ساتھ میرے حق میں فیصلہ کرایا۔ فالحمد للہ رب العالمین۔ اس شکریہ میں ایک سال کے لیے ایک اخبار نور میرے خرچ پر کسی ایسے شخص کے نام جاری فرما دیں۔ جو قیمت ادا نہ کر سکتا ہو اور بذریعہ وی پی رقم وصول فرماویں۔ ہم تہ دل سے مشکور ہیں۔ کہ مکرم خانصاحب نے اس خوشی کے موقع پر نور کو یاد رکھا ہے۔ دعا ہے کہ خدا تعالےٰ مکرم خانصاحب کو دین و دنیا میں فائز المرام فرماوے۔ نور جو تمام ہندوستان میں سکھوں اور آریوں میں اشاعت اسلام کا اکیلا ذریعہ ہے یہی خواہاں ملت کی توجہ کا خصوصیت سے محتاج ہے۔

ایک دردمند دلکی آواز

۔ مکرمی منشی علی محمد صاحب نائب مدرس مڈل سکول سیدوالہ سے لکھتے ہیں میرے پیارے مہربان شیخ محمد یوسف صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہٗ۔

بندہ آپ کے اخبار کے ذریعے چند کلمات خریداران اخبار نور تک پہنچا کر مشکور فرماویں اخوان ملت۔ میں حیران ہوں کہ ایسے قابل قدر اخبار کا وی پی بعض خریدار کیوں واپس کر دیتے ہیں اگر اخبار مذکور کے مالک کیطرف دیکھیں کہ اس کا مالک کون ہے کس خاندان سے نکلکر کس خاندان میں داخل ہوا اپنے رشتہ داروں کو چھوڑ کر کس قوم کے ساتھ حق کے لیے اپنے رشتہ داروں کا مقابلہ کر رہا ہے اپنی حالت پر غور کریں کیا نور کے غلام انسان مشن جو دہ سکھوں اور آریوں میں اشاعت اسلام کا اہم فرض کو بجا لا رہا ہے۔ اس میں مکرم ایڈیٹر صاحب نور کا ہاتھ بٹانا آپ کا فرض نہیں ہے اگر نہیں ہے تو ذرا غور کرو دنیا پر مقدمہ رکھنے کا عہد پر غور فرماویں کسقدر رنج و محن کی جاہیے کہ باوجود پندرہ روز پہلے اطلاع دینے کے پھر وی پی واپس کیے جاتے ہیں خدا تعالےٰ کے آگے آپ کیا جواب دینگے۔ کہ ایک پیسہ کا کارڈ لکھنے کی خاطر کم از کم ۴ ر دفتر نور کا نقصان کیا آپ خدا کے حضور کیا جواب دینگے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

نور قادیان

۱۷ ۔ جون ۱۹۱۶ء

روزوں کی فضیلت

KHUDDAM-UL-AHMADIYYA LIBRARY

فرمایا آنحضرت صلعم نے صبر نصف ایمان ہے اور روزہ نصف صبر ہے ۔ اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ جس نے اپنے کھانے پینے کی خواہش خاصکر میرے لئے چھوڑی ہے اس کا بدلہ میں دونگا الصوم لی وانا اجزی بہ اور فرمایا ۔ کہ روزہ وہ ہے جب تم میں سے کوئی روزہ دار ہو ۔ تو فحش نہ بکے ۔ نہ جہالت کرے نہ کسی سے لڑے جب کوئی گالی دے ۔ تو کہدے کہ میں روزہ دار ہوں ۔ (بخاری و مسلم) اور فرمایا روزہ امانت ہے لازم ہے کہ تم میں سے ہر کوئی اپنی امانت کی حفاظت کرے ۔ اور آیت ان اللہ یامرکم ان تؤدوا الامانات الی اھلھا پڑھ کر دست مبارک کو اپنے کان اور آنکھ پر رکھا ۔ اور فرمایا کہ کان سے سننا اور آنکھ سے دیکھنا ۔ امانت ہے (ابوداؤد) اور فرمایا ۔ اللہ تعالےٰ نے احل لکم لیلۃ الصیام الرفث الی نساءکم ھن لباس لکم وانتم لباس لھن علم اللہ انکم کنتم تختانون انفسکم فتاب علیکم وعفی عنکم فالان باشروھن وابتغوا ما کتب اللہ لکم وکلوا واشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود من الفجر ثم اتموا الصیام الی اللیل ولا تباشروھن وانتم عاکفون فی المساجد تلک حدود اللہ فلا تقربوھا کذالک یبین اللہ ایتہ للناس لعلھم یتقون (بقر) روزہ کی رات تم کو اپنی بیویوں سے اختلاط مباشرت جائز ہے ۔ وہ تمہاری پوشش ہیں اور تم ان کی ۔ خدا کو معلوم ہوا ۔ کہ تم اپنے حق میں خیانت کرتے تھے (روزوں کی رات کو مباشرت کرکے) پس اللہ نے تم پر مہربانی کی ۔ اور تم کو معاف کردیا ۔ اور کھاؤ اور پیو جب تک کہ تم کو صبح کی دھاری کالی دھاری سے صاف جدا نظر نہ آوے ۔ پھر تم روزہ کو رات (شام) تک پورا کرو ۔ اور جس وقت تم مسجد وں میں اعتکاف کو بیٹھے ہو ۔ تو عورتوں سے مطلق مباشرت مت کرو ۔ یہ اللہ کی باندھی ہوئی حدیں ہیں ۔ سو ان کے قریب مت جاؤ ۔ اسی طرح اللہ اپنی آیتیں لوگوں کے لیے بیان کرتا ہے کہ وہ پرہیزگار بن جائیں ۔ اس آیت سے روزہ کا شروع وقت افطار کا صحیح طور سے معلوم ہوتا ہے ؛

اسلام کی فضیلت

اللہ اکبر جس طرح مسلمانوں کا دین ان کی دینی کتابوں ان کا ہادی تمام دنیا کے دینوں اور کتابوں اور ہادیوں سے اچھا ہے ۔ اسی طرح طریق عبادت و شعائر مذہبی بھی اعلیٰ و افضل اور جامع و مانع ہیں ۔ سبحان اللہ اسلام نے کیسا متوسط و معتدل طریقہ اختیار کیا ہے ۔ اگر یہ سچ ہے کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے ۔ تو آنحضرت صلعم کی بار آور و میٹھا پھل لانے والی تعلیم اور ہدایت سب سے زیادہ روشن اور ظاہر ہیں ۔

روزوں کی فضیلت ایک عیسائی کی زبانسے

ایک عیسائی مصنف لکھتا ہے ۔ کہ رمضان کے روزوں کی نسبت صرف یہ کہنا کافی ہے کہ وہ عیسائیوں کے اس اعتراض کا پورا جواب ہے ۔ کہ اسلام ایسا مذہب ہے ۔ جو نفس پرستی اور عشرت کے سامان دکھلا کر لوگوں کو اپنی طرف کھینچتا ہے ۔ کارلائل کا قول ہے ۔ کہ محمد (فداہ روحی) کا مذہب آسان مذہب نہیں ہے ۔ اس میں سخت روزے اور نفاست اور پاکیزگی کے قواعد و دشوار پیچدہ مسائل پانچوں وقت کی نماز شراب سے پرہیز موجود ہے اسلام کو اس وجہ سے ترقی نہیں ہوئی ۔ کہ وہ آسان مذہب تھا ۔ بلکہ اس لئے کہ اس میں تقوےٰ اور طہارت کے ساتھ اعلےٰ درجہ کی ریاضت بھی موجود ہے ؛

تمام مذاہب میں روزے کی تعلیم

روزے ہر ایک قوم میں تقوےٰ و طہارت ۔ پاکیزگی کا ذریعہ مانے گئے ہیں ۔ اور ہر ایک قوم ایک دوسرے رنگ میں اس کی قائل ضرور ہے مگر وہ تقوےٰ اور طہارت اور روزوں کی باقاعدگی اور ترتیب جو اسلام میں پائی جاتی ہے اور کسی مذہب میں یہ بات نظر نہیں آتی ۔ یہ اس لیے ہے کہ اسلام ایک باقاعدہ مکمل اور اتم مذہب ہے ویسے ہر ایک مذہب میں روزہ کی خوبیان کے لیئے کم و بیش تعلیم اور تاکید ضرور پائی جاتی ہے ۔ اور جس قدر مذاہب کے ہادی دنیا پر تشریف لائے ۔ وے روزے کے بڑے مداح پائے گئے ۔ کیونکہ روزہ ایک ایسی چیز ہے ۔ کہ جس سے تذکیہ نفس ہو کر خدا سے لگن لگانے پورا پورا موقع ملتا ہے مگر اس کی تکمیل صرف اسلام میں ملے گی روزوں کے متعلق یہود و نصاریٰ کی نسبت لکھا ہے ۔ کہ یہود و نصاریٰ نے روزوں کے حالات جو انکی کتابوں سے معلوم ہوتے ہیں ۔

یہود و نصاریٰ کی کتب میں روزوں کا ذکر

یہ ہیں کہ یہودیوں پر ایک روزہ جو ساتویں مہینے کی دسویں تاریخ کو رکھا جاتا تھا ۔ اور چونکہ عیسائی بھی یہودی شریعت کے تابع ہیں ۔ اس لیئے کہا جاسکتا ہے کہ وہ روزہ ان پر بھی فرض تھا چالیس دن کے جو حضرت موسےٰ نے کوہ سینا پر اور حضرت عیسےٰ نے بیابان میں رکھے ؛

ہندوؤں میں روزوں کی عظمت

دنیا میں قریب ہر ایک قوم روزوں کے فوائد کی قائل ہے ہندوؤں میں سب سے پراچیں سناتنی ہے سناتنی دوستوں میں ہر ۶ ماہ کے بعد برت

یا نوراتے آتے رہتے ہیں۔ جسے ہندو لوگ کمال خوشی اور پورے یقین کے ساتھ اپنے مذہب کا جز سمجھ کر رکھتے ہیں بڑے بڑے رشی اور مہاتما بھی باقاعدہ برت اور روزوں سے تزکیہ نفس کرتے رہے ہیں۔

سکھوں میں روزے کی عزت

سکھوں میں اکثر لوگ ہر ماہ کے بعد پورن ماشی کا برت کمال یقین اور شردھا سے رکھتے ہیں۔ اور پورن ماشی کے برت کی اس قدر مہما اور تعریف کی گئی ہے۔ گویا تزکیہ نفس کے لیے اسے کمال کا ذریعہ ٹھہرایا گیا ہے۔ علاوہ برین حضرت بابا نانک رستہ اللہ فرماتے ہیں

خصم کی نذریں دلیں نیندی جنہیں اگ کر دھالا
تینے کر رکھے پنج کر ساتھی ناؤں شیطاں مت کیجئے

سری راگ محلا پہلا۔ یعنی اللہ تعالےٰ کے وہی پیارے اور وہی اس کے مقبول ہیں۔ جو ایک کی پوجا کرتے تیس روزے رکھتے اور پانچ وقت نماز پڑھتے ہیں۔

KHILAFAT LIBRARY

آریوں میں روزہ کی قدر

آریہ دوست اگرچہ نیوفیشن کے دلدادہ ہیں۔ مگر اُن کو بھی روزے کے فوائد اور عظمت کے سامنے اپنا سر خم کرنا پڑا ہے۔ چنانچہ آریون کا اخبار ستیارتھی امرتسر مورخہ ۵۔ ستمبر ۱۹۰۵ء میں لکھا ہے کہ نیویارک میں ایک شخص نے چالیس روز تک روزہ رکھا۔ گٹھیا کی بیماری میں مبتلا تھا۔ اس کے بعد بالکل اچھا اور تندرست ہوگیا۔ پھر آریوں کا رسالہ دھرم آدیتہ لائیلپور بابت ماہ مارچ ۱۹۰۵ء کے آخری صفحہ پر لکھتا ہے کہ لوگ کبھی کبھی فاقہ کر لیا کریں تو نہ صرف زائل شدہ طاقت حاصل کرنے میں کامیابی ہوگی بلکہ دماغ صاف جسم ہلکا اور تندرستی اچھی رہے گی۔ معدہ کی خرابی کا سب سے زیادہ اثر دماغ پر پڑتا ہے اور فاقہ سے بڑھ کر اور کوئی عمدہ علاج نہیں ہے صرف یہاں تک ہی محدود نہیں ہے۔ بلکہ ہمارے آریہ دوست جب کسی آریہ کو اپنے مذہب میں لیتے ہیں تو پہلے اس سے کچھ روز برت رکھواتے ہیں۔

مگر اس متفقہ تذکیہ نفس کے ذریعہ کا جو باقاعدہ اور اتم اور اکمل طریقہ سے اسلام میں ثبوت ہے اور کسی مذہب میں یہ بات پائی نہیں جاتی مذاہب میں کسی خوبی کو لیں۔ اسلام میں اس کا اکمل اور اتم درجہ پاؤ گے۔

نیچر میں روزہ کا زبردست ثبوت

صرف یہی نہیں۔ کہ مختلف مذاہب میں ہی روزہ یا برت کا زبردست رواج پایا جاتا ہے۔ بلکہ اس سے بڑھ کر قدرت اور نیچر میں روزہ کا زبردست ثبوت ملتا ہے۔ جن لوگوں نے پرند اور چرند اور درند وغیرہ کے حالات اور ان کی موجودہ رہایش اور رہن سہن پر غور و خوض سے کام لیا ہے۔ وہ اس بات کو خوب سمجھتے ہیں کہ کچھ دنوں کے بعد ایک یا دو دفعہ حیوان اور پرند بھی فاقہ رکھتے ہیں۔ غرضیکہ قانون قدرت میں بھی ہم روزہ کا زبردست ثبوت پاتے ہیں۔

اسلام کسی کو اس کی طاقت سے بڑھ کر تکلیف نہیں دیتا

لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا

مذہب اسلام چونکہ عین فطرت انسانیہ کے مطابق ہے۔ اس لئے اسلام کسی کو اس کی طاقت سے بڑھ کر تکلیف نہیں دیتا۔ یہ خوبی صرف آپ اسلام میں ہی پاؤ گے۔

دیگر مذاہب میں یہ بات ہرگز دستیاب نہیں ہوتی۔ قرآن کریم فرماتا ہے۔

وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ طعام مسکین فمن تطوع خیرا فھو خیرا لہ وان تصوموا خیر لکم ان کنتم تعلمون۔ اس آیت میں جو لفظ یطیقون کا ہے۔ اس کی اور بھی قرأتیں ہیں۔ مثلاً یطوقونہ صرف یا کے پیش اور واؤ کی تشدید سے یائی کی زیر اور زبر ط اور واؤ دونوں کی تشدید سے جس کے معنے کسی کام کے تکلف اٹھانے کے ہیں۔ بعض علماء مفسرین کی یہ رائے ہے۔ کہ فدیہ کا حکم بھی مسافر و مریض سے علاقہ رکھتا ہے کیونکہ مریض و مسافر ایسے ہوتے ہیں۔ جو روزہ رکھنے کی طاقت رکھتے ہیں۔ پہلی قسم کے مسافر اور بیماروں کے لیئے یہ حکم ہے۔ کہ وہ اور دونوں میں روزہ رکھ لیں اور دوسری قسم کے مسافر و بیمار کے لیئے یہ حکم ہے کہ وہ چاہے روزہ رکھیں چاہے فدیہ دے دیں۔ بعض کے نزدیک یہ ہے کہ علی الذین سے مراد بالتخصیص بیمار و مسافر مراد لینے کی کوئی وجہ نہیں ہے اور جو رعایت اول قسم کے بیمار و مسافر کی ہونی چاہیئے۔ وہی دوسری قسم کے بیمار و مسافر کو بھی۔

بعض علماء کا یہ قول ہے۔ کہ یطیقونہ کے معنے بھی مشکل و تکلیف سے کسی کام کے انجام ہونے کے ہیں۔ دو لفظ وسع و طاقت ہیں۔ وسع اس شخص کی نسبت بولا جاتا ہے۔ جو کسی کام کے کرنے پر بشکل سے تکلیف اٹھا کر قادر ہو۔ اور شاذ قرائتیں اسی مطلب کی تائید کرتی ہیں۔ پس یطیقونہ کے معنے یستصعبون کے ہوں گے۔ جو لوگ کہ روزہ رکھنے کے بجائے فدیہ دے دیں بعض

کن حالتوں میں روزہ نہ رکھنا چاہیئے

علماء مفسرین نے بھی جیسا کہ تفسیر کبیر میں مندرج ہے۔ اس بات کو تسلیم کیا ہے۔ مگر یہ بحث کی ہے۔ کہ وہ کون لوگ ہیں۔ جو نہایت تکلیف اور سختی اٹھا کر روزہ رکھنے کی طاقت رکھتے ہیں۔ سلای کا قول ہے کہ وہ لوگ ہیں۔ جو بہت بڈھے ہو گئے ہیں۔ اور ایک روایت میں ہے۔ کہ حضرت انس اپنے مرنے سے پہلے روزہ نہیں رکھتے تھے۔ ان کو روزہ رکھنے میں سختی اور دشواری معلوم ہوتی تھی۔ اور ہر روز ایک مسکین کو کھانا کھلاتے تھے۔ مگر بعض لوگ کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں کوئی ایسا اشارہ نہیں ہے۔ جس سے الذین کے لفظ

سے صرف بڈھا ہی مقصود ہو۔ تمام انسان بڈھے ہوں یا جوان باعتبار اپنی حالت و خلقت اور موسم و ملک کے مختلف الکیفیت والمزاج ہوتے ہیں بہت سے جوان بہ لحاظ اپنی خلقت کے ایسے ہوتے ہیں۔ کہ ان کو روزہ میں بے انتہا تکلیف و مشقت ہوتی ہے۔ اور بہت بڈھے ایسے ہوتے ہیں۔ کہ ان کو روزہ کچھ معلوم نہیں ہوتا۔ پھر موسم کے اختلاف کی وجہ سے بہت اثر پڑتا ہے۔ وہی لوگ جو ایک موسم میں نہایت تکلیف و سختی اٹھاتے ہیں بعض ملک میں کبھی دن اتنا بڑا ہوتا ہے۔ کہ انسان کی طاقت سے روزہ کا رکھنا خارج ہوجاتا ہے پس خدا تعالےٰ نے ان تمام حالات کے لحاظ سے جو اس کے علم میں تھے۔ نہایت عمدہ ترتیب سے جو فطرت انسانی کے بالکل مطابق ہے۔ یہ حکم دیا۔ کہ علی الذین یطیقونہ فدیۃ طعام مسکین۔

فدیہ اور روزہ

بعض کا قول ہے۔ کہ پہلی آیتوں میں جہاں بیمار و مسافر کا اور ان لوگوں کا جو بدشواری روزہ برداشت کرسکتے ہیں۔ حکم ہے ان آیتوں کا علانیہ یہ منشا ہے۔ کہ کمزور و مسافر کو روزہ کا نہ رکھنا بہتر ہے۔ مگر ان لوگوں کی نسبت جو بدشواری روزہ رکھتے ہیں۔ یہ منشا تھا کہ ان کو روزہ رکھنا بہتر ہے۔ جیسا کہ ان تصوموا خیر لکم سے پایا جاتا ہے۔ اسی منشا سے پچھلی آیات میں جن میں روزے کا رمضان کے ساتھ مخصوص کیا ہے۔ مریض مسافر کا مکرر ذکر کیا ہے۔ اور ان لوگوں کو جو بدشواری روزہ برداشت کرسکتے تھے ذکر چھوڑ دیا۔ کیونکہ ان کے حق میں فدیہ دینے سے روزہ رکھنا بہتر تھا (۱) روزے رمضان کے ہر مسلمان پر لکھے گئے ہیں جس کو شرعی اصطلاح میں فرض کہتے ہیں۔ (۲) روزوں کے رکھنے سے یہ فرض ادا ہوتا ہے (۳) اگر رمضان کے مہینے میں کوئی شخص بیمار ہو یا سفر میں ہو۔ تو اس کو روزہ رکھنا نہیں چاہئے۔ اور دنوں میں جبکہ وہ تندرست ہو۔ اور سفر ختم ہو جاوے تو اس کے بدلے روزے رکھ لے۔ (۴) جن لوگوں کو روزہ رکھنے میں زیادہ سختی و تکلیف ہوتی ہے اور بمشکل روزہ رکھتے ہیں۔ انکو اجازت ہے۔ کہ روزوں کے بدلے فدیہ دیں۔ مگر ان کے حق میں فدیہ دینے سے روزہ رکھنا بہتر ہے۔

کیا روزہ تکلیف کا باعث ہے

جو لوگ روزہ پر اعتراض کرتے ہیں۔ کہ وہ انسان کی تکلیف کا باعث ہے اور بعض ملکوں میں اس کا ادا کرنا غیر ممکن ہے۔ ان کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ جس ترتیب و خوبی سے خدا نے حکم دیا ہے۔ وہ نہ تکلیف کا باعث ہے نہ صحت کو مضر ہے۔ نہ خلاف فطرت انسانی ہے اور نہ کسی ملک کے رہنے والوں کے خلاف طاقت کے ہے۔ روزہ عبادت میں داخل ہے جسقدر کثرت سے یہود اور متقدمین عیسائی روزے رکھتے تھے اس سے ظاہر ہے کہ ان کا خیال اس کے ذریعہ سے تذکیہ نفس اور خدا کی عبادت کا تھا۔ ابتدائی زمانہ میں روزہ کو کمال درجہ تزکیہ نفس کا شمار کیا جاتا تھا۔ تمام لوگوں کا یہ خیال تھا۔ خدا مخلوق سے راضی ہوتا ہے۔ اگر وہ قصداً اپنے بدن کو اپنی روح کو خدا کی خوشنودی کے لیئے تکلیف میں ڈالے۔ اسی وجہ سے بعض فرقوں نے تکلیف شاقہ گوارہ کی تھی۔ اور اپنی جان اور اپنی اولاد کی جان بھی قربانی کرنے کو جائز قرار دیا تھا۔ اور بعض اس قدر حد سے بڑھے کہ برہمچریہ اور رہبانیت تک نوبت پہنچادی۔

توراۃ میں جہاں روزہ رکھنے کا ذکر ہے۔ وہاں اس قسم کے الفاظ ہیں کہ اپنی روحوں کو مبتلا کرو جس سے عبری زبان .... کے قدیمی محاورہ کے موافق روزہ رکھنا مراد ہے کچھ شبہ نہیں ہے۔ روزہ تزکیہ نفس اور روح میں نیکی اور

روزہ اور تزکیہ نفس

اصلاحیت پیدا کرنے کا عمدہ ذریعہ ہے۔ کم کھانا انسان کے دل و دماغ کو زیادہ صحیح و درست رکھتا ہے اور اس کے دل کو خدا کی طرف زیادہ متوجہ کرتا ہے۔ اس کا یہ سبب نہیں ہے کہ انسان کو تکلیف میں ڈالنا خدا کو پسند ہے بلکہ یہ سبب ہے کہ انسان میں ایک فطرتی امر ہے۔ کہ مصیبت کیوقت خدا کو یاد کرتا ہے اور جب کسی خاص امر کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو خدا کیطرف اسکو کم رغبت ہوتی ہے اور جو عبادت شکم پوری کی حالت میں نہیں ہوسکتی۔ وہ بھوک کی حالت میں نہایت دلی توجہ سے ادا ہوتی ہے۔ پس یہ ذریعہ خدا کیطرف زیادہ رجوع ہونے اور روحانی ترقی کا ہے اس لیئے ہم کہتے ہیں کہ جس طرح آنحضرت نے اس کو قایم رکھا۔ فطرت انسانی بالکل مطابق ہے۔ اور اس کا فرض کرنا اور ارکان اسلام میں شمار کرنا مناسب و ضروری تھا اور اس کے ترک کرنے والے بشرطیکہ بلا وجہ جائز ترک کریں اسی وعید کے مستحق ہیں۔ جو بیان ہوئی ہیں۔ اور جو خدا کے حکم کے نہ ماننے سے لازم آتے ہیں اور اب روزہ فرض ہوچکا ہے اور ہر مسلمان کو اس کا برابر ادا کرنا ضروری ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

آنحضرت کوہ حرا میں جبکہ نزول وحی کا زمانہ تھا۔ روزہ دار تھے۔ یا غذا سے پرہیز یا معمولی غذا میں کمی کی تھی۔ اس وجہ سے جسطرح یہودیوں نے اور عیسائیوں نے حضرت موسےٰ کی حضرت عیسےٰ کی تقلید کی۔ اسی زمانہ میں آنحضرت کی تقلید بھی ہوئی۔ قال اللہ تعالیٰ یاایھا الذین اٰمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون ایاما معدودات فمن کان منکم مریضا او علی سفر فعدۃ من ایام اخر و علی الذین یطیقونہ فدیۃ طعام مسکین فمن تطوع خیرا فھو خیر لہ وان تصوموا خیر لکم ان کنتم تعلمون شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن ھدی للناس و بینٰت من الھدی والفرقان فمن شھد منکم الشھر فلیصمہ ومن کان مریضا او علی سفر فعدۃ من ایام اخر یرید اللہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر ولتکملوا العدۃ و لتکبروا اللہ علی ما ھدٰکم ولعلکم

KHILAFAT LIBRARY

تتقون ۝ بقرہ یعنی اے لوگو! جو ایمان لائے ہو لکھا گیا تم پر روزہ جس طرح کہ لکھا گیا۔ ان لوگوں پر جو تم سے پہلے تھے تاکہ تم پرہیزگاری کرو گنے ہوئے دنوں میں پھر جو کوئی تم سے بیمار ہو۔ تو شمار کرے اور دنوں میں اور ان لوگوں پر جو روزہ کی طاقت نہیں رکھتے ہیں۔ بدلا دینا ہے ایک محتاج کی خوراک کا پھر جس شخص نے نیکی کی۔ اس کے لئے اچھا ہے اور روزہ رکھنا تمہارے لیے بہتر ہے۔ اگر تم جانو ماہ رمضان وہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا ہے ہدایت واسطے لوگوں کے اور علانیہ نشانی ہدایت کے اور حق و باطل کو جدا کرنے والا۔ پھر تم میں سے جو کوئی اس مہینے میں موجود ہو چاہیئے اس میں روزہ رکھے اور جو کوئی کہ بیمار ہو یا سفر پر ہو تو شمار کرے اور دنوں میں اللہ تعالےٰ تم پر آسانی کرتا ہے اور تم پر دشواری نہیں چاہتا۔ تاکہ تم پورا کرو تعداد کو اور تاکہ اللہ کو اس بات پر جس کی تم کو ہدایت کی ہے۔ بزرگی سے یاد کرو اور تاکہ تم شکر کرو جس طرح ہفتہ میں ایک دن اور ایک دن میں پانچ مرتبہ خدا کے سامنے حاضر ہونا ہر مسلمان کو ضروری ہے۔ اسیطرح سال میں ایک مہینہ قبل طلوع آفتاب سے غروب تک نہ صرف خورد و نوش بلکہ غصہ و خواہشات نفسانی اور ہر قسم کی برائیوں سے باز رکھنا چاہیئے اور کل اعضاء کو نامناسب افعال سے روکنا لازم ہے پس کیا یہ کسی شخص کیواسطے ممکن ہے کہ وہ سال میں ایک مہینے تک اپنی خصلت کو درست رکھے بغیر اسکے کہ اس نے اپنی مجموعی حالت بقیہ گیارہ مہینہ میں کسی حد تک فائدہ بخش نہ رکھی ہو۔ روزہ کا خاص مقصد علاوہ کینہ خواہشات نفسانی کی عارضی ترتیب کے زیادہ تر مرتفع ہے یا ایک معقول تجویز ہے اگر صدق و عرفان و عبادت گذاری کے طریقہ سے اسپر عمل کیا جائے۔ ہم سب عادت کی قوت سے آگاہ ہیں۔ جس شخص نے دقیق و غیر متعصبانہ نگاہ سے اسلامی طریقہ کو جانچا ہے۔ وہ کہہ سکتا ہے کہ کس معقولیت اور دانائی سے روزہ کی ترتیب کی گئی ہے کہ آج تک اس کا احترام و انتظار کیا جاتا ہے

ماہ رمضان کی فضیلت

اور جب کہ روزہ سے برائیاں کم نہ ہوں۔ تو صرف بھوکا ہی رہنا ہے۔ حضرت جبل بن معاذ نے فرمایا آخری کلام جو میں نے آپ کے پیارے نبی صلعم حضرت سے دریافت کیا یہ تھی۔ کہ کونسا عمل خدائے پاک کو محبوب ہے؟ آپ نے فرمایا ان تموت ولسانک رطب من ذکر اللہ۔ یعنی اے معاذ تیرا مرنا اس حالت میں ہو۔ کہ تیری زبان خدا کی یاد میں ہو۔ عبداللہ بن بسر نے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے حضرت رسول خدا صلعم کی خدمت مبارک میں عرض کیا۔ کہ یا رسول اللہ بہت نوافل مجھ سے پڑھے نہیں جاتے۔ آپ کوئی ایسا عمل فرماویں۔ جس میں ثواب بھی بہت ہو۔ اور تمام رحمتوں کا جامع ہو۔ اور آسان بھی ہو۔ کسی زبان مکان اور حالت کا محتاج بھی نہ ہو۔ بایں ہمہ میں اسے ہمیشہ ہر آن اپنا ورد بھی رکھوں۔ اور نفلوں کی بھی مجھے پھر ضرورت نہ رہے آپ نے فرمایا اللہ تعالےٰ کے ذکر کے ساتھ اپنی زبان کو تر (جاری) رکھا کر (یعنی ہر وقت خدا کی یاد رکھا کر)۔

زبان کا روزہ اور اس کے فوائد

عبداللہ ابن عمر سے روایت ہے۔ کہ پیارے نبی کریم صلعم نے فرمایا۔ کہ لا تکثروا الکلام بغیر ذکر اللہ قسوۃ القلب وان الناس من القلب القاسی۔ یعنے خدا کے ذکر کے سوا بہت کلام مت کیا کرو۔ کیونکہ خدا کے ذکر کے سوائے بہت کلام کرنا دل کو سخت کر دیتا ہے۔ اور سب سے دور (لوگوں میں) اللہ سے کڑے دل والا شخص ہے۔

وشوار ہے۔ عام مسلمانوں میں پچاس فیصدی مرد تو ایسے ہیں جو روزہ رکھتے ہی نہیں۔ یہ اس لئے کہ وہ محض نام کے مسلمان ہیں۔ اور ہم نے غور کر کے دیکھا ہے۔ کہ آج کل ان لوگوں نے نماز روزہ کو ذکور و اناث میں تقسیم کر رکھا ہے۔ فیصدی دو عورتیں بھی نماز نہیں پڑھتیں۔ گویا وہ سمجھتی ہیں۔ کہ نماز ہم پر فرض نہیں۔ ایسا ہی مرد روزہ نہیں رکھتے۔ اور یہ عورتوں کا حصہ سمجھے ہیں۔ پھر ان میں سے جو جو رکھتے ہیں۔ ان کا یہ حال ہے کہ روٹی کھا کر صبح کے بعد اس وقت جب کہ دن نکلنے میں تقریباً ۴۰ منٹ رہ جاتے ہیں۔ حقہ پیتے رہتے ہیں ان کا مذہب یہ ہے۔ کہ جب تک چیونٹی چلتی ہوئی نظر نہ آوے کھانا پینا جائز ہے بعض ملاں کی اذان کے منتظر رہتے ہیں اور ملاں صاحب خواب خرگوش تقریباً ایسے وقت بیدار ہوتے ہیں اس وقت چیونٹی چھوڑ کیڑے مکوڑے نظر آنے لگ جاتے ہیں اور تمام لوگوں کے روزہ نہ ہونیکا گناہ اپنے سر اٹھاتے ہیں دوسرے وہ ہیں جو پرہیزگاری کی راہ سے دو بجے رات سے بھی پہلے روٹی کھا لیتے ہیں۔ اور پھر مزے سو رہتے ہیں۔ اور دن نکلنے کے وقت بیدار ہو کر دو چار ٹھونگے لگا لیتے ہیں جنہیں اپنی اصطلاح میں فجر کہتے ہیں۔ حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طرز عمل بتاتا ہے۔ کہ آپ سحری سویرے نہیں کھاتے تھے بلکہ آپ کی نماز فجر یا روٹی کھانے میں صرف پچاس یا ساٹھ آیت کا فرق ہوتا تھا جسے بہ الفاظ دیگر دس بارہ منٹ کہہ سکتے ہیں۔ بیشک ایسے لوگ بھی ہیں۔ جو چاہتے ہیں کہ ہم ایک درمیانی وقت پر اٹھیں۔ اور ایسے وقت کھانا کھائیں۔ جو سنت الرسول کے مطابق ہو۔ مگر پھر بھی وہ کسی وجہ سے معذور رہتے ہیں بعض اوقات غلط فہمیاں بھی ہو جاتی ہیں۔ اور صبح صادق کا وقت ٹھیک دریافت نہیں کر سکتے۔ لیکن اس میں ان کا چنداں قصور نہیں۔ مگر تاہم یہ جتا دینا ضروری ہے۔ کہ انسان کی آنکھ تو بہت دھوکا کھاتی ہے۔ ایام بیض میں اور اس کے بعد جب

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا طرز عمل

اوقات سحری ماہ رمضان

جب تک کسی چیز کے اسباب مہیا نہ ہوں۔ اس وقت تک اگر اس امر کے سمجھنے میں کسی سے غلط فہمی ہو جائے۔ تو وہ عند اللہ معذور خیال کیا جا سکتا ہے۔ مگر جب باوجود اسباب کی موجودگی کے پھر بھی غفلت اور بے پروائی سے کام لیا جاوے تو یقیناً مواخذہ الٰہی سے بجز توبہ و استغفار بچنا

سات آٹھ روز تک چاند کی روشنی رہتی ہے۔ تو طلوع فجر کا پتہ اس کے اصلی وقت سے تقریباً بیس منٹ بعد لگتا ہے۔ اور یہ بات قیاسی نہیں۔ بلکہ ہم نے کئی دفعہ جبکہ مطلع صاف ہو۔ اس بات کو آزمایا ہے کہ مشرق میں پو پھٹنے کی روشنی اس وقت ظاہر ہوتی ہے جبکہ عام قانون قدرت و حساب و تجربہ صحیحہ کے موافق بیس منٹ ہو چکے تھے۔ سو ان تمام مشکلات سے نکلنے کے لیئے ہمارے خیال میں ہم مسلمانوں کو گھڑیوں سے

مسلمان کا ہر ایک فعل دین کے لیئے ہونا چاہیئے

کام لینے کی عادت ڈالنی چاہیئے۔ گھڑی رکھنا۔ تو تمام فیشن میں داخل ہو چکا ہے۔ مگر کتنے ہیں۔ جو صرف اس خیال سے گھڑی رکھتے ہیں۔ کہ ہم اس سے اوقات صلوٰۃ و سحری کا موازنہ کرینگے۔ ایک جھروکہ کسی صحابی نے رکھا۔ رسول اللہ صلعم نے پوچھا یہ کیسا ہے۔ کہا کہ ہوا اور روشنی کے لیئے۔ فرمایا اگر اذان کی آواز سننے کے لیئے رکھتے۔ تو ثواب بھی ہوتا۔ اور مطلب بھی حاصل۔ پس اگر ہم گھڑیاں اس نیت سے رکھیں۔ تو دوسرے کام بھی ہو جائیں۔ مگر گھڑیاں رکھنا تو آسان ہیں۔ ان سے کام لینا مشکل ہم تقریباً تین چار سال کے تجربہ سے ان نتائج پر پہنچے ہیں اور ہم خدا کے فضل سے گھڑی سے نمازوں کے اوقات اور سحری وغیرہ کے متعلق بہت عمدہ کام لے سکتے ہیں اگر کوئی آدمی اعتراض کرے۔ کہ رسول اللہ کے وقت میں کب گھڑیاں تھیں۔ تو ہم اسے سمجھائے دیتے ہیں۔ کہ عرب کے لوگ ستاروں وغیرہ کے مواقع سے ایسی خبر رکھنے والے تھے۔ کہ وہ گھڑی سے بھی زیادہ یقینی اوقات دریافت کر سکتے۔ دوم اس وقت بوجہ نہ ہونے کسی وقت شناسی آسمان کے وہ ایک حد تک معذور بھی تھے۔ مگر ایک شخص باوجود ان اسباب سے متمتع ہونے کے کیونکر معذور قرار دیا جا سکتا ہے۔ گھڑیوں کی نسبت یہ بات ٹھیک ہے کہ ان میں سے کئی ریگولیٹ نہیں ہوتیں لیکن میرے خیال میں ہر قسم کی گھڑی سے کام لیا جا سکتا ہے بشرطیکہ شوق و عزم و استقلال ہو۔ ہر ایک شخص ماہ رمضان سے پہلے کچھ دن اپنی آنکھ سے مشاہدہ کرے کہ اس کی گھڑی پر طلوع آفتاب کس وقت ہوتا ہے۔ اور غروب کس وقت اور ہر روز جو فرق پڑے۔ اس کا حساب بھی کرے۔ پس اس اندازہ پر ہر روز کے لیئے ایک حساب کر لیا کرے۔ اور مومن غافل نہیں ہوتا۔ اس لیئے جب مطلع صاف ہو۔ تو دوسرے چوتھے روز طلوع و غروب کو بچشم خود دیکھ کر اپنی گھڑی کی صحت کا اطمینان کر سکتا ہے۔ چونکہ مختلف شہروں میں مختلف مطالع ہیں اس لیئے ایک خاص وقت لکھنا فضول ہے خصوصاً جب گھڑیاں بھی ریلوے ٹائیم پر نہ ہوں۔ اس لیئے ہر ایک شخص اپنے مقامی حالات کے مطابق وقت درست کرے۔

روزہ افطار کرنے کے لیے نبی اکرم صلعم نے فرمایا کہ جسوقت مشرق سے رات چڑھ آئے۔ اور دن غروب ہو۔ تو افطار کریں۔ ہمارا اپنا تجربہ یہ ہے کہ یہ حالت قرص خورشید کی پنہان کے پانچ منٹ بعد ہوتی ہے پس اس وقت روزہ کھولنا چاہیئے اور رات کو اٹھنا تو ہر خاندان کا اپنی اپنی ضرورتوں کے موافق ہے۔ اس کے متعلق کوئی رائے نہیں دی جا سکتی ہر شخص خود ایک دو روز کے تجربہ سے معلوم کر سکتا ہے میرے خیال میں دو گھنٹہ صبح سے اول اٹھنا بہت کافی وقت ہوتا ہے یہ مضمون ان کے لیئے نہایت مفید ہے جن کے پاس گھڑیاں ہیں۔ دوسرے حضرات بھی اگر شوق رکھیں۔ تو کوئی بڑی بات نہیں صرف گھنٹہ اسے ٹائیم پیس ملتا ہے۔

روزہ کی برکتیں

قال اللہ تعالےٰ یا ایھا الذین آمنوا۔ کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون ایاما معدودات

ترجمہ: فرمایا اللہ تعالےٰ نے اے ایمان والو! حکم دیا ہوا ہے تمہیں روزے کا جیسے حکم ہوا تھا۔ تم سے اگلوں پر تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔ کئی دن ہیں گنتی کے اللہ تعالےٰ نے روزے کے ذریعے سے انسان کو اپنے نفسانی جذبات کو قابو کرنے اور ان پر حکمرانی کی مشق پیدا ہوتی ہے اور جیسا کہ بھوک پیاس برداشت کرنے کی ایک طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔ ایسا ہی دوسری خواہشوں کو دبانے کی بھی قوت حاصل ہو جاتی ہے۔

KHILAFAT LIBRARY

کتب اولین میں روزوں کا حکم

روزوں کی عبادت تمام ادیان میں پائی جاتی ہے۔ عزرا نبی کی کتاب باب ۸ آیت ۲۱ میں لکھا ہے۔ میں نے اہوا کے دریا پر منادی کرائی۔ کہ روزہ رکھیں اور خدا کے آگے دکھ کھینچیں اور اس سے دعا مانگیں تاکہ اپنی اور اپنی اولاد اور مال کے لیئے سیدھی راہ پاویں۔ یہودی لوگ پیر اور جمعرات کے روزہ رکھتے تھے اور ایسا ہی روزے کے متعلق تاکید بائیبل میں مفصلہ ذیل مقامات میں ہے۔ یسعیاہ باب ۵۸ آیت ۳ سموئیل باب ۱۲۔ آیت ۱۶۔ دانیال باب ۹ آیت ۳۔ استر باب ۴ آیت ۱۶۔ یوئیل باب ۲ آیت ۱۲۔ باب ۱ آیت ۱۴۔ حضرت مسیح نے روزے کو بہت ضروری عمل قرار دیا ہے۔ خود بھی روزے رکھے اور شاگردوں سے بھی فرمایا جبکہ شاگردوں نے دریافت کیا۔ کہ آپ دیو نکال سکتے ہیں۔ اور ہم کیوں نہیں نکال سکتے۔ تو جواب میں فرمایا۔ کہ تم بے اعتقادی کے سبب ایسے کام نہیں کر سکتے میں سچ کہتا ہوں۔ کہ اگر تمہیں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہوتا۔ تو پہاڑ یہاں سے وہاں چلا سکتے اور کوئی بات تم سے انہونی نہ ہوتی۔ پر یہ بات دعا اور روزے کے بغیر نہیں ملتی۔ متی باب ۱۷ آیت ۱۹ تا ۲۱۔

روزوں کی بابت نبوی فرمان

حدیث شریف میں آیا ہے وعن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ قال اللہ عزوجل کل عمل ابن آدم لہ الا الصیام فانہ لی وانا اجزی بہ والصیام جنۃ فاذا کان یوم صوم احدا و قاتلہ فلیقل انی صائم والذی نفس محمد بیدہ لخلوف فم الصائم اطیب عند اللہ من ریح المسک للصائم فرحتان یفرحھما اذا افطر فرح بفطرہ واذا لقی ربہ فرح بصومہ متفق

علیہ ومنافقہ روایۃ البخاری وفی روایۃ
لہ یترک طعامہ وشرابہ وشہوتہ من اجلی
الصیام لی وانا اجزی بہ والحسنۃ بعشر
امثالہا۔

KHILAFAT LIBRARY

ترجمہ:۔ ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ آدمی کے عمل اسی کے لیئے ہیں۔ مگر روزہ کہ وہ میرے لیئے ہے اور میں ہی اس کا اجر دونگا اور روزے سپر ہیں۔ جب تم سے کسی کو روزے کا دن ہو۔ تو فحش نہ بولے اور نہ بیہودہ گوئی میں شور وغوغا کرے۔ اگر کوئی اس کو بُرا کہے۔ یا لڑائی کا ارادہ کرے۔ تو اس کو کہے کہ میں روزہ دار ہوں قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے کہ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالےٰ کے نزدیک مشک کی بو سے زیادہ خوش ہے روزہ دار کو دو خوشیاں ہیں ایک جب روزہ کھولتا ہے تو اس کو بسبب روزہ کھولنے کے خوشی ہوتی ہے۔ اور ایک جب اپنے رب کی ملاقات کریگا۔ تو اسکو بسبب روزے کے خوشی ہوگی متفق علیہ اور یہ بخاری کی ایک روایت کے لفظ ہیں۔ اور اس کی ایک روایت میں ہے۔ کھانا پینا شہوت میرے لیئے چھوڑتا ہے روزہ میرے لیئے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔ اور نیکی کی جزاء دس گنی ہوتی ہے۔

نیت روزہ

روزہ کے لیئے نیت شرط ہے یعنی دل سے قصد آمادہ روزہ رکھنے کا ہو۔ اور زبان سے اس کا اظہار کرے۔ یا نہ کرے انما الاعمال بالنیات۔ اگر کوئی شخص روزے کا ارادہ اور نیت نہ رکھتا ہو۔ اور کسی اتفاق سے دن بھر بھوکا رہے تو وہ روزہ دار نہیں کہلا سکتا۔

سحری کھانے اور افطار کا وقت

عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تسحروا فان فی السحور برکۃ متفق علیہ۔ حضرت انس نے فرمایا کہ حکم دیا آنحضرت نے یعنی سحور کھاؤ۔ البتہ سحور میں برکت ہے۔

عن سہل بن سعد ان رسول اللہ قال لا یزال الناس بخیر ما عجلوا الفطر متفق علیہ سہل بن سعد سے یعنی ہمیشہ رہیں گے لوگ ساتھ بھلائی کے جب تک جلدی کریں گے روزہ کھولنے میں۔ عن ابی ہریرۃ قال رسول اللہ قال اللہ عزوجل احب عبادی الی اللہ اعجلہم فطرا رواہ الترمذی۔ ابوہریرہ رضؓ روایت کرتے ہیں کہ فرمایا پیغمبر خدا نے کہ فرمایا اللہ تعالےٰ نے دوست تو میرے بندوں سے مجھ کو بہت جلدی افطار کرنے والا ہے۔

عن سلیمان بن عامر الضبی عن النبی صلعم اذا افطر احدکم فلیفطر علی تمر فان لم یجد فالماء فانہ طہور رواہ الخمسۃ وصححہ ابن خزیمہ۔ فرمایا جب روزہ کھولے ایک تمہارا سو چاہیئے کھولے خرما سے۔ پس اگر نہ پاوے تو کھولے پانی سے۔ جو وہ پاک کرنے والا ہے۔

عن ابی ذر ان النبی صلعم قال لا یزال امتی بخیر ما اخروا السحور وعجلوا الافطار فرمایا ابوذر نے کہ پیغمبر خدا نے حکم دیا ہے۔ ہمیشہ رہیگی امت میری ساتھ بھلائی کے جب تلک دیر کرکے کھاویں گے سحور کو جلدی کرینگے افطار کو

زید بن ثابت سے ہے کہ تھا درمیان سحر کھانے حضرت صلعم کے اور داخل ہونے آنحضرت کے نماز فجر کے قدر اتنا جو پڑھے ایک شخص پچاس آیت۔ حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے۔ کہ فرمایا رسول اللہ نے جو آدمی نہ چھوڑے بات جھوٹ کی۔ اور کام بُرے پس نہیں اللہ کو حاجت یہ کہ چھوڑے اپنا کھانا پینا اس میں شک نہیں۔ کہ صوم الصواۃ مسلمانوں کا ایک فرض اولی ہے جب میں اول اول مشرف باسلام ہوا۔ تو میں نے اپنے چند دوستوں سے صوم کے متعلق چند مسائل پوچھے تو ان دوستوں نے مجھے تسلی بخش جواب نہ دیا اور اسی طرح میں نے وقتاً فوقتاً دیگر احباب کرام سے بھی صوم کے مسایل کے متعلق واقفیت حاصل کرنی چاہی۔ مگر مجھے آخر بہت دیر کے بعد یہ پتہ لگا۔ کہ ہم میں بہت کم ایسے لوگ ہیں۔ جو روزہ یا صوم کے مسایل سے واقف ہوں۔ ورنہ عوام الناس تو صرف لکیر کے فقیر ہی بنے ہوئے ہیں۔ بہر حال یہ دیکھکر میرے دل کو ٹھیس لگی اور میں اس بات کے درپے ہوا کہ صوم پر ایک مضمون لکھا جاوے جس میں صوم کے کل مسایل پر ایک اجمالی طور سے بحث ہو۔ جو مسلمانوں کے دلوں میں روزوں کی نسبت وہی عظمت قایم کرے جو ہمارے بزرگان ملت زمانہ سلف میں عمل پیرا تھے۔ روزے مسلمانوں کے لیے فرض ہیں اور فرض کی ادائیگی ایسی ہی لازم ہے جس طرح زندگی کی بقا کے لیے سانس کا ہونا ضروری ہے۔ اس لیے صوم کے متعلق میں نے حتی الوسع کل مسایل کو ایک جگہ جمع کر دیا ہے اور مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ تعالےٰ ماہ رمضان میں یہ قیمتی معلومات کا مجموعہ بہتوں کے فائدہ اور نفع کا موجب ہوگا اگر کسی دوست کو فائدہ پہنچے۔ تو اس عاجز کے لیے دعا کرے کہ مولیٰ مجھے دین دنیا میں مظفر و منصور کرے

روزہ

روزہ کیا ہے اپنے پیارے محبوب کی رضامندی کی خاطر کچھ عرصہ کے لیے چند جایز امور کا ترک کر دینا۔

اسلام میں وہ معین وقت رمضان کا مہینہ ہے جس میں خدا کے حکم کے موافق ہر روز پو پھٹنے سے لیکر سورج کے ڈوبنے تک کھانے پینے اور نفسی شہوات سے کنارہ کیا جاتا ہے۔ رمضان کے روزے فرض ہیں۔ اور اس کے سوائے دیگر اختیاری یا نفلی روزے بھی ہیں۔

روزہ کا جسم کیا ہے؟

یہی صبح سے شام تک کھانا پینا اور بلا شرت چھوڑ دینا۔ اور روزہ کی روح آنکھوں کا نور۔ زبان۔ ہاتھ۔ پاؤں اور جمیع اعضاء کو ایسے امور سے باز رکھنا ہے جو

روزوں کے متعلق عام مسلمانوں کی واقفیت کا حال

عام

KHILAFAT LIBRARY

خدا نے اپنی کتاب میں ناجائز ٹھہرائے ہیں۔ روزہ کا وجود حضرت آدم ؑ کے وقت سے ہے اور کل اقوام عالم میں اس کا وجود کم و بیش پایا جاتا ہے اس کے متعلق میں اپنے مضمون کے پہلے حصہ میں کافی سے زیادہ بحث کر آیا ہوں۔

روزہ کی خوبیاں

(۱) کھانے پینے اور اجماع میں انہماک کرنا حیوانی کام ہے اس سے جسقدر علیحدگی اختیار کی جائے اسی قدر حیوانی کاموں سے جدا ہونے اور قوت بہیمیہ کا زور گھٹ جانے کا موجب ہے۔ (۲) تزکیہ نفس اور روحانی قوا کی ترقی پکڑنے کا باعث ہے حرص و ہوا اور طمع کی زمادتی سے نجات پانے کا موجب ہے۔

(۳) خدا کے فرشتے کھانے پینے سے پاک ہیں۔ انسان بھی کم خوری کی وجہ سے اخلاق ملکی سے حصہ لیتا ہے ایسا ہی اللہ تعالےٰ بھی کھانے پینے سے منزہ پاک ہے انسان کم کھانے کم پینے شہوت کیطرف کم توجہ کرنے سے ملکی صفت سے متصف اور متخلق باخلاق اللہ ہو جاتا ہے

(۴) نفس و شیطان سے مقابلہ اور محاربہ کا ایک بڑا اوزار ہے نفس کشی اور جہاد اکبر کے لیئے ایک زبردست ہتھیار ہے شیطان بھوکوں کو کم ستاتا ہے۔ پس شیطان کی ایذا سے نجات پانے کا اور خواہشات نفسانی پر غالب آنے کا موجب ہے۔

(۵) ہمیشہ تکلیفیں گناہوں کا کفارہ ہوتی ہیں بھوک پیاس اور روزہ کی تکلیف بھی گناہ کا ایک زبردست کفارہ ہے

(۶) کوئی آدمی کسی مصیبت زدہ سے سچی ہمدردی نہیں کر سکتا۔ جب تک خود مصیبت میں گرفتار نہ ہو چکا ہو امراء لوگ جو اکثر فقراء کے حال سے غافل ہوتے ہیں روزہ کی بھوک انکو غربا کی حالت کا اندازہ کراتی ہے۔ اور ان کا سچا ہمدرد بناتی ہے جس سے سچی خیرات کی ترغیب ان کے دل میں جوش مارتی ہے۔

(۷) بھوک پیاس کی تکلیف جھیلنے کی وجہ سے انسان ہمیشہ کے لیے صبر و استقلال کا خوگر ہو جاتا ہے۔ کامل ایک ماہ تک بھوک پیاس کی مشق کرنے کی وجہ سے ریاضت کا عادی ہو جاتا ہے مصائب اور تکلیف میں گھبراہٹ سے دور رہتا ہے۔

(۸) روزہ میں چونکہ سچی بھوک پیاس ہوتی ہے اس لیے افطار کے وقت خواہ کیسا ہی برا بھلا کھانا مل جائے۔ اسپر قناعت کرتا ہے تھوڑے بہت پر قانع ہوتا ہے اور اس طرح صبر و قناعت کی عادت سیکھ جاتا ہے۔

(۹) سچی بھوک کے بعد وہ جو کچھ کھاتا ہے خوب انگ لگتا ہے۔ اور اچھی طرح جزو بدن ہوتا ہے اسطرح صحت و طاقت کی افزایش کا موجب ہوتا ہے کم کھانا کم پینا۔ کم جماع کرنا یوں بھی صحت کے لیئے مفید ہے۔ اس طرح پر بھی روزہ صحت کا محافظ ہے۔

(۱۰) روزے سے انسان میں نرمی اور بردباری کی حالت پیدا ہوتی ہے۔ مصیبت اور تکلیف انسان کے لیے ایک بڑی بھاری تعلیم وہ ہے۔ روزہ کی تکلیف انسان کو منکسر اور بردبار بنا دیتی ہے غرور اور تکبر توڑ دیتی ہے ؛

(۱۱) سارے دن کی بھوک پیاس کے بعد انسان کو جب کھانا ملتا ہے۔ تو وہ سچے دل سے خدا کا شکریہ ادا کرتا ہے اس کے سارے اعضاء سچے دل سے الحمد اللہ پکارتے اور خدا کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ پس روزہ خدا کی سچی شکر گذاری کی عادت پیدا کرنے والا ہے۔

(۱۲) رسول خدا کے ارشاد کے موافق روزہ دار کا سونا اور چپ رہنا بھی عبادت میں لکھا ہے۔ یہ کسقدر روزہ کی فضیلت ہے۔

(۱۳) خدا تعالےٰ روزہ دار کی فضیلت فرشتوں کے آگے بیان فرماتا ہے۔ خاکی بندے کی تعریف خدا فرشتوں کے آگے بیاں کرے۔ یہ کس قدر فخر کی بات ہے۔

(۱۴) روزہ دار کی دعا خدا تعالےٰ قبول فرماتا ہے یہ کتنے درجہ کی بات ہے۔

(۱۵) روزہ انسان کی نجات کے لیے قیامت کے دن ایک زبردست شفیع ہے۔ جو بہشت میں لیجائے بغیر نہیں رہیگا۔

(۱۶) روزہ کا ثواب اللہ تعالےٰ خاص عطا فرمائیگا روزہ نصف صبر ہے اور صبر کا اجر بے انتہا ہے۔ بے انتہا کا ادعا ہی بے انتہا ہوتا ہے۔

(۱۷) قیامت کے دن امتیاز خاص کا موجب ہے بہشتیوں کو وہ اجر امتیاز حاصل ہوگا۔ کہ اور کسی عبادت حاصل کرنے والے کو ہو نہیں سکتا

(۱۸) قوت شہوی و غضبی کی مغلوبیت اور فضیلت خاموشی کے حاصل ہونے کا موجب ہے بھوک پیاس میں نہ تو زیادہ باتیں کرنا موجب ہیں۔ اور نہ غصہ اور نہ شہوت کیطرف خیال ہوتا ہے۔

(۱۹) روزہ شب بیداری کا موجب ہے۔ جو باکمال لوگوں کی خصلت ہے۔ روزہ میں تراویح کے لیے جاگنا اور پہر سحری کے لیے جاگنا۔ تمام رات قریبًا شب بیداری میں رہتی ہے۔

(۲۰) قرآن شریف کا سننا۔ کلام ربانی کا پڑھنا۔ تراویح وغیرہ نفل ادا کرنا تمام باتیں روزہ کی برکات سے ہیں۔ رمضان کا سارا مہینہ خدا کی عبادت اور نیکی میں گذر جاتا ہے۔ ہر وقت انسان کی لو خدا تعالیٰ کیطرف لگی رہتی ہے۔ تقوےٰ طہارت پارسائی اور تمام اخلاق حسنہ کا منبع ہے۔ روزہ کی خوبیاں کی کوئی انتہا نہیں ہے

مسائل ہلال

(۱) ۲۹ ماہ شعبان کے دن کو غور سے چاند دیکھا جائے۔ نظر آئے تو تیسویں کو روزہ رکھ لیا جائے۔ نظر نہ آئے تو شعبان کے ۳۰ دن پورے کرکے اس کے بعد رمضان کی پہلی سمجھی جائے بوجہ ابر یا غبار چاند نظر آئے یا نہ آئے

(۲) رمضان کا چاند ایک ہی معتبر مسلمان کی شہادت سے سارا شہر قبول کرے۔ لیکن عید کا چاند دو معتبر مسلمان مردوں یا ایک مرد اور دو عورتوں کی شہادت سے قبول کیا جائے۔

(۳) مطلع صاف اور کسی قسم کی گرد و غبار نہ ہو۔ تو بہت آدمیوں کی شہادت درکار ہے۔

(۴) جس شخص نے رمضان یا عید کا چاند اکیلے دیکھا

اگر اس کی گواہی قبول نہ کی جائے۔ تو وہ آپ دونوں دنوں میں روزہ رکھے۔

(۵) ہلال کا صرف دیکھنے پر مدار ہے نجومیوں کا قول معتبر نہیں۔

روزے کے مسائل

روزے کی نیت کرنا ضروری ہے رات ہی سے کرلے تو بہتر ہے۔ ورنہ آفتاب کے ڈھلنے سے پہلے تک جائز ہے۔

(۲) سحری اخیر وقت کھانا۔ یعنی صبح صادق سے کچھ دیر پہلے اور افطار غروب ہوتے ہی فوراً کرنا زیادہ ثواب کا باعث ہے۔

(۳) اگر کوئی شخص بھول کر کھا پی لے۔ یا جماع کر بیٹھے۔ تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔ قصداً ایسا کرے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اور روزہ توڑنے والے پر کفارہ لازم آتا ہے۔

(۴) کفارہ یہ ہے کہ کوئی غلام آزاد کرے۔ یہ مقدور نہ ہو۔ تو پے در پے روزے رکھے۔ اگر ضعف یا مرض وغیرہ کے سبب روزے نہ رکھ سکے۔ تو ساٹھ مسکینوں کو دونوں وقت کھانا کھلائے یا ایک ہی فقیر کو دو وقت ساٹھ دن تک کھلاوے۔

(۵) ان عذروں کے سبب سے روزہ رکھنا جائز ہے۔ مرض۔ سفر۔ حمل۔ دودھ پلانا۔ سخت بھوک پیاس جس سے جان جانیکا ڈر ہو۔ بہت بڑھاپا حیض نفاس جب عذر جاتا رہے۔ پھر قضا کرلے۔ یعنے جس قدر روزے چھٹ گئے ہوں۔ اسی قدر رکھ لے کبھی رکھنے کی طاقت یا وسعت نہ مل سکے۔ تو ہر روز ایک مسکین کو کھانا کھلاوے۔

(۶) تیل لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ نہ سرمہ لگانے سے نہ مسواک کرنے سے۔ ہاں میٹھی مسواک کرنا مکروہ ہے۔

(۷) کلی کرنا یا ناک میں پانی ڈالنا مکروہ نہیں ہے غسل کرنا یا بھیگے ہوئے کپڑے کا ٹھنڈک کے واسطے پہننا بھی جائز ہے۔

(۸) روزہ دار کو کسی چیز کا چکھنا یا چبا کر تھوک دینا مکروہ ہے۔ ہاں عورت کا خاوند بدمزاج ہو۔ تو اس عورت کو سالن سے ذرا انگلی تر کرکے نمک چکھ لینا مکروہ نہیں ہے۔

(۹) عورت کا بوسہ لینا یا اس سے ملنا جلنا مکروہ نہیں ہے۔ مگر جب .... کا خوف ہو تو مکروہ ہے۔

(۱۰) حقے کے پینے یا ناس نسوار لینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

(۱۱) سینگی کچھوانے پچھے لگوانے اور فصد کھلوانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

(۱۲) خوشبو سونگھنے سے خواہ کسی قسم کی ہو روزہ نہیں ٹوٹتا۔

(۱۳) جھوٹ چغلی اور بدزبانی وغیرہ سے روزہ سخت مکروہ ہو جاتا ہے۔

(۱۴) ہوا کا غبار یا چکی پیستے ہوئے آٹا یا دوا کوٹتے ہوئے دوائی کا غبار حلق میں چلا جائے۔ تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔

(۱۵) روزہ میں رات کو نہانے کی ضرورت ہو تو مستحب ہے۔ کہ سحری سے پیشتر نہالے اگر بعد میں نہائے گا۔ تو گو روزہ نہیں ٹوٹتا۔ مگر ثواب مٹ جاتا ہے۔

(۱۶) قے منہ بھر کے ہو تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے تھوڑی ہو تو نہیں ٹوٹتا۔ اور ایسی حالت میں قضا لازم آتی ہے کفارہ نہیں۔

(۱۷) اگر دانتوں میں رات کے کھانے سے کوئی چیز اٹک رہے اور وہ چنے سے کم ہو۔ تو دن کو اس کے نکل جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

(۱۸) اگر کسی شخص نے ابر وغیرہ کی حالت میں بخیال غروب ہو جانے آفتاب کے روزہ کھول دیا اور پیچھے معلوم ہوا کہ ابھی آفتاب باقی تھا۔ تو قضا لازم آئیگی۔ کفارہ لازم نہیں ہوگا۔

(۱۹) روزوں میں جھوٹ اور زیادہ بولنے اور دنیاوی خواہشات کی طرف رغبت کرنے کی ممانعت ہے جھوٹ بولنے چوری کرنے اور بدکاری سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

(۲۰) کوئی شخص جبراً کسی کے منہ میں کوئی کھانے پینے کی چیز ڈالدے۔ تو روزہ توڑ دے اور بعد میں رکھ لے

تراویح

نماز تراویح سنت موکدہ ہے۔ نماز عشاء کے بعد وتروں سے پہلے ۲۰ رکعت چار چار کرکے یا دو دو رکعت کرکے جماعت سے زیادہ ثواب ہے۔ ہر چار رکعت کے بعد کچھ دیر بیٹھ کر تسبیحات پڑھے۔ تراویح میں قرآن شریف سننا اسلئے ثواب کا موجب ہے۔ بعض آٹھ رکعت پڑھتے ہیں۔

اعتکاف

مسجد میں بیٹھے رہنے کو کہتے ہیں۔ کچھ دیر تک خدا کی خوشنودی کے لیے اس کی مدت کم از کم ایک دن ہے۔ روزہ دار کو مناسب ہے۔ کہ آخری دس دن میں اعتکاف کرے۔ بغیر حاجت بول و براز یا نماز جمعہ کے مسجد سے باہر نہ نکلے۔ دن رات وہیں ذکر و فکر میں غرق رہے۔ اعتکاف میں جماع کرنا اعتکاف کو فاسد کر دیتا ہے۔ دن کو ہو یا رات کو۔ عورت کو بغیر مرد کی اجازت کے اعتکاف جائز نہیں

شب قدر

شب قدر یعنی ۲۷ ماہ رمضان کو رات بھر جاگنا اور خدا کے ذکر و فکر میں اور نوافل میں مصروف رہنا ہزار مہینوں کے برابر ثواب رکھتا ہے۔ ہر مسلمان کو اس رات جاگنے کی کوشش کرنی چاہیئے

صدقہ عید الفطر

عید الفطر کی نماز سے پہلے ہر صاحب زکوٰۃ کو صدقہ فطر دینا واجب ہے۔ صدقہ فطر یہ ہے۔ گھر کے تمام آدمی کی طرف سے فی آدمی دو دو سیر گندم یا چار چار سیر جو فقراء اور مساکین و محتاجوں کو دینے چاہئیں

عید الفطر

عید فطر کے دن پہلے کھانا کھاوے مسواک کرے۔ خوشبو لگائے اچھے کپڑے پہنے اور تکبیر پڑھتا ہوا آہستہ آہستہ عیدگاہ کو جاوے اور پہلے دو رکعت نماز سنت باجماعت پڑھ کر خطبہ سنے اور خطبے کے بعد دوسرے راستہ تکبیر پڑھتا ہوا گھر کو واپس ہو عید الفطر کا وقت ۹ بجے سے لیکر ۱۲ بجے سے پہلے تک ہے۔

KHILAFAT LIBRARY

بمبئی حج کمیٹی کی صلاح ۔ بمبئی حج کمیٹی کا جلسہ ۱۵ مئی ۱۹۱۷ء کو منعقد ہوا تھا۔ جس میں جہازوں کی قلت کی وجہ سے اُن تمام تکالیف پر جو حاجیوں کو اس سال پیش آنے والی ہیں۔ گفتگو ہوئی۔ اور کمیٹی نے ذیل کا بیان شایع کرنیکا فیصلہ کیا۔

"بمبئی حج کمیٹی کی یہ رائے ہے کہ چونکہ حاجیوں کے لیے جہازوں کے ملنے میں بڑی مشکلیں واقع ہوئی ہیں۔ اس لیے مناسب ہے کہ حتی الامکان عازمان حج کی تعداد میں کمی کی جائے۔ اب تک حاجیوں کے جہاز کے جانے کی کوئی تاریخ معین نہیں ہوئی۔ اور جہازی کمپنیوں نے سفر حج کے لیے ایک جہاز بھی دینے کے لیے کم توجہی سی ظاہر کی۔ اس لیے ظاہر ہے۔ کہ عازمان حج کو بمبئی پہنچنے کے بعد جہاز کا بہت انتظار کرنا پڑیگا۔ اور جہاز ملا بھی تو اس کا کرایہ بہت زیادہ ہوگا۔ اور ساتھ ہی بمبئی کے ناقابل برداشت اخراجات کی زیر باری اس کے علاوہ ہوگی۔ اور اگر جہاز میسر نہ آیا۔ تو عازمان حج کو اتنی بے فایدہ تکلیف اور زیر باری کے اپنے گھروں کو شکستہ دلی کے ساتھ لوٹنا پڑیگا۔ ان حالات میں جو جنگ کی وجہ سے ناگریز ہیں۔ بمبئی کی حج کمیٹی تمام عازمان حج کو انہیں کے آرام ونفع کے ساتھ سے یہ صلاح دیتی ہے۔ کہ وہ اس سال سفر حج کا ارادہ ملتوی کر دیں"

بمبئی حج کمیٹی تمام مقامی حج کمیٹیوں اور انجمنوں سے یہ درخواست کرتی ہے کہ وہ ان حالات کو کمیٹی کی رائے کے ساتھ عازمان حج کی اطلاع کے لیے جلد شتہر کردیں اور مقامی حج کمیٹیوں اور انجمن کے اراکین سے التماس کرتی ہے۔ کہ وہ اپنے ذاتی اثر سے یا اور جطرح ممکن ہو عازمان حج کو اس سال اپنا ارادہ سفر حج ملتوی کرنیکی فہمایش کریں۔

پریزیڈنٹ حج کمیٹی۔ بمبئی

آنگلستان میں اسلام ۔ اللہ تعالےٰ کے فضل وکرم سے ایک اور انگریز صاحب مسٹر "ہامس بڑڈ" حضرت مفتی صاحب کے ہاتھ پر نبی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لانے والے ہوئے اللھم زد فزد۔

لنڈن میں سب لوگ امن وامان سے اپنے کاروبار میں مصروف ہیں جنگ کی وجہ سے کوئی دہشت زدگی نہیں۔ سب یقین رکھتے ہیں۔ کہ ہم فتح یاب ہونگے۔ ایک تماشہ گاہ میں کسی غلط فہمی سے یہ سمجھا گیا۔ کہ مکان کو آگ لگ گئی ہے سب لوگ بے تحاشہ دوڑے۔ چار بچے کچل کر مر گئے

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کا ایڈریس یہ ہے۔ ۱۴ گریٹ رسل سٹریٹ۔ ڈبل یو سی۔ لنڈن۔ القاضی۔ لنڈن

ادویات پر محنت کی کمائی فضول مت گنواؤ۔

طبابت میں ادویات کی خطرناک تجارت کا سچا تدارک جاننے کے لیئے

قوت کی بے نظیر دوائی

ہدیہ وہ دوائی ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بذریعہ الہام اطلاع پاکر ایک بے نظیر دوائی تیار کی۔ یقیناً سمجھو کہ جطرح کلاموں میں سے خدا کا کلام بینظیر ہے اس طرح دوائیوں میں سے یہ دوا بینظیر ہے۔ ہمیں اس دوائی پر اس قدر بھروسہ اور اعتماد ہے کہ اگر چار روز کے کھانے کے کسی دوست کو فائدہ نہ ہو۔ تو بے شک دوائی واپس کردے قیمت واپس کردی جاوے گی باوجود نہایت ہی قیمتی دوائیوں کے اور تیاری کے لیے خاص محنت ثناقہ کے قیمت میں گولیونکی صرف ایک روپیہ۔ ہدیہ

ایک بینظیر دوائی

کھانے اور لگانے کی جو اپنی نظیر آپ ہی ہے۔ بیس روز کی قیمت جس سے اور تو اور مردہ جسم بھی تن ومند اور جوان رعنا بن جاتا ہے۔ باوجود ان صفات کے قیمت صرف ۵۰ء۔

لینے کا پتہ ہر دو دوائیوں کا

ج ۔ ا ۔ معرفت منیجر نور اخبار قادیان ضلع گورداسپور

ا ۔ د ۔ معرفت منیجر نور اخبار قادیان ضلع گورداسپور

بیشمار ادویات کے اخراجات سے بچو۔

طبابت

اردو کی ازحد دلچسپ نہایت سے بھرپور نہایت مستی شاندار مشہور کتاب ضروری مفید عام قیمتی اور کارآمد طبی داخلاتی ہدایات نمبرا

قدرتی علاج آسان وکم قیمت نگر مفید ومجرب نسخہ جات

فوراً خریدو اور ضرور پڑھو بھاری فیسوں اور اشتہاری

قیمت ۱۶۴ صفحہ کی خوبصورت کتاب کی قیمت صرف ۱۴ دو جلد معہ محصول ۱۱ تین

مختصر فہرست مضامین

(نہایت دلچسپ بالکل نیا مضمون) طبابت میں خطرناک تجارب

قدرتی معالج ۔ ڈاکٹر ہوا ۔ ڈاکٹر فاقہ ۔ ڈاکٹر نیند ۔ ڈاکٹر ورزش ۔ ڈاکٹر پانی ۔ ڈاکٹر غذا ڈاکٹر آگ ۔ ڈاکٹر آفتاب ۔ ڈاکٹر اعتقاد کے لاثانی مشورے ۔ علاج بذریعہ قوت ارادی آسان مجرب نسخہ جات ۔ عام ادویہ اور روزانہ ضروریات کی اشیاء پر دلچسپ معلومات بخار بدہضمی قبض ۔ پلیگ ۔ ہیضہ ۔ زکام ۔ دمہ ۔ کھانسی ۔ امراض چشم ۔ امراض حاملہ وغیرہ پر دلچسپ مشورہ بمعہ علاج وغیرہ مضامین پر مشہور اخبار ہندوستان لاہور۔ لاجواب اور نہایت مفید کتاب ۔ طبی مشورہ ۔ میں درج ہے۔"

لالہ جیونت رائے صاحب ایم اے ۔ آئینہ

جب حج لاہور طبی مشورہ واقعی نہایت مفید ہے مجھکو اس میں کئی باتیں نئی ملی ہیں۔ ڈاکٹر ہربرٹ ورن ایم اے پی ایچ ۔ ڈی لاہور آج کل ڈاکٹروں حکیموں اور ویدوں نے دوائیوں سے پلیگ اور ہیضہ کی نسبت زیادہ زور لکھے ہیں میں طبی مشورہ کا بہت قابل ہوں آپ نے ان خیالات کو چھاپ کر ملک کے بیمار لوگوں پر احسان کیا ہے

مسٹر کنور سین جی ایم اے پرنسپل کالج لاہور۔ آپ کے خیالات نہایت قابل قدر اور حفظان صحت کے طریق پر صحیح معلوم ہوتے ہیں طبی مشورہ لکھکر آپ نے اردو خوان جماعت پر تو ضرور احسان کیا ہے خواہ آپکے ہم پیشہ اصحاب آپکو دعائے خیر سے یاد کریں یا نہ کریں یہ انکی مرضی پر منحصر ہے۔

مصنفہ ۔ مہتہ ستیارام دت کویراج چشمہ زندگی شو دہن دوہی قانون فضیلت ۔

آدیہ اشد ہالیہ صدر بازار راولپنڈی